Q. No. 2 Part (i) سوال نمبر 2 جز (i)

جناب فضل الرحمٰن نے فرمایا:

پاکستان کے پہلے وزیر تعلیم

جناب فضل الرحمٰن نے پہلی تعلیمی کانفرنس میں تعلیم کے بارے میں فرمایا کہ وہ روحانی عنصر کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اگر اس عنصر کو نظر انداز کر دیا جائے تو اس کے خطرناک اور تباہ کن نتائج برآمد ہوں گے۔ جدید تعلیم کا المیہ دو جنگوں کی صورت میں ہمارے سامنے ہے جو ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ سائنسی ایجادات کے ساتھ ساتھ انسانی اخلاق اور روحانیت کو نظر انداز کر دیا جائے تو نسلِ انسانی کی تباہی یقینی ہے۔

Q. No. 2 Part (ii) سوال نمبر 2 جز (ii)

عام تعلیم

عام تعلیم سے مراد ایسی تعلیم ہے جو مدرسوں، سکولوں، کالجوں اور دوسرے تعلیمی اداروں میں فراہم کی جاتی ہے۔ ایسی تعلیم کے حصول کے بعد کوئی بھی شخص کسی شعبے کا ماہر نہیں ہوتا۔ ایسی تعلیم جو سائنس، ٹیکنالوجی اور پیشہ ورانہ مہارت سے تعلق نہ رکھتی ہو عام تعلیم کہلاتی ہے۔ عام تعلیم کو ملک کی شرح خواندگی میں اضافے کے لیے اہم سمجھا جاتا ہے۔

پیشہ ورانہ تعلیم

پیشہ ورانہ تعلیم سے مراد ایسی تعلیم ہے جو سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں فراہم کی جاتی ہے اور اس کے حصول کے بعد وہ شخص کسی نہ کسی شعبے کا ماہر ہو جاتا ہے۔ پیشہ ورانہ تعلیم میں پاکستان کی تمام تر پالیسیوں کو ملحوظ نظر رکھا جاتا ہے۔ پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ شخص کسی اہم پیشے کو اختیار کر کے ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

Q. No. 2 Part (iii) سوال نمبر 2 جز (iii)

پیشہ ورانہ تعلیم:

پیشہ ورانہ تعلیم سے مراد ایسی تعلیم ہے جس کے حصول کے بعد شخص کسی پیشے کا ماہر ہو جاتا ہے۔ پیشہ ورانہ تعلیم میں پاکستان کی تمام تر تعلیمی پالیسیوں کو شامل کیا جاتا ہے۔ پیشہ ورانہ تعلیم کو بہت سے شعبے موجود ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

"پیشہ ورانہ تعلیم کے شعبے":

1- انجینئرنگ کی تعلیم
2- میڈیکل کی تعلیم
3- قانون کی تعلیم
4- ہوم اکنامکس کی تعلیم

یہ تمام شعبے پیشہ ورانہ تعلیم میں شامل ہیں۔

Q. No. 2 Part (iv) سوال نمبر 2 جز (iv)

نصاب:

"نصاب ان تمام سرگرمیوں، تجربات، علوم، فنون، رجحانات اور معلومات کا مجموعہ ہوتا ہے جس کے ذریعے مدرسے میں طلبہ کی ذہنی، جسمانی، معاشرتی اور اخلاقی سیرت و کردار کی تعلیم ہوتی ہے"

نصاب ان تمام سرگرمیوں کا مجموعہ ہوتا ہے جس کے ذریعے طلبا کی رہنمائی ہوتی ہے۔ نصاب کی وسعت کے لحاظ سے ماہر تعلیم نے نصاب کو چار اجزاء میں تقسیم کیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

1- مقاصد نصاب
2- تدریسی مواد
3- تدریسی حکمت عملی
4- جائزہ

Q. No. 2 Part (v) سوال نمبر 2 جز (v)

کلب اور سوسائٹیوں کی اہمیت ہے

کلب اور سوسائٹیاں ایک اہم سرگرمی ہیں۔ بوائے سکاؤٹ یا گرل گائیڈ بن کر طلبہ و طالبات میں لیڈر بننے کا جذبہ ابھرتا ہے۔ ان میں حکم ماننے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ ان میں دوسروں کی مدد کرنے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ بوائے سکاؤٹ یا گرل گائیڈ بن کر طلباء اور طالبات ایک اہم سرگرمی انجام دیتے ہیں۔ یہ سرگرمی جسمانی نشوونما میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کا شمار طلباء و طالبات کے مشاغل میں بھی ہوتا ہے۔ اس لیے کلب اور سوسائٹوں کا قیام عمل میں لانا نہایت اہم ہے۔

.....

Q. No. 2 Part (vi) سوال نمبر 2 جز (vi)

وقوفی جائزہ ہے

جائزہ نصاب کا ایک جزو ہے جو باقی تمام مراحل کی تکمیل کے بعد لیا جاتا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ جس مقصد کے لیے یہ سب تگ و دو کی گئی ہے اس میں کس حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

وقوفی جائزہ طلبہ کو جانچنے کا ایک طریقہ ہے۔ اس سے مراد علم اور معلومات کا جائزہ لینا ہے۔ وقوفی جائزہ میں طلبہ کے علم اور معلومات کو جانچا جاتا ہے کہ طالب علم کس طرح معلومات حاصل کر رہا ہے اور اس کے پاس ہر چیز سے متعلق کس حد تک معلومات ہے۔ یہ وقوفی جائزہ کہلاتا ہے۔

Q. No. 2 Part (vii) سوال نمبر 2 جز (vii)

ٹیم ورک کی سرگرمیاں :-

ٹیم ورک کی سرگرمیاں فرد میں نظم و ضبط، صبر، اور حوصلہ جیسے اوصاف پیدا کرتی ہیں۔ ٹیم ورک کی ہیں سرگرمیوں (کھیلوں) کی فہرست درج ذیل ہے :-

1- فٹبال
2- ہاکی
3- والی بال
4- اتھلیٹکس وغیرہ۔

یہ سب ٹیم ورک کی سرگرمیاں ہیں جو ایک گروپ یا ٹیم کی صورت میں کھیلی جاتی ہیں۔

Q. No. 2 Part (viii) سوال نمبر 2 جز (viii)

نصابی سرگرمیاں	ہم نصابی سرگرمیاں
"ایسی سرگرمیاں جو براہ راست مجوزہ نصاب کو مدد فراہم کرتی اور ان کا ذکر نصاب کی دستاویزات میں موجود ہو نصابی سرگرمیاں کہلاتی ہیں"۔	"ایسی سرگرمیاں جن کا ذکر براہ راست نصاب کی دستاویزات میں موجود نہ ہو لیکن یہ نصاب کو مدد فراہم کرتی ہیں ہم نصابی سرگرمیاں کہلاتی ہیں"۔
یہ ایسی سرگرمیاں ہوتی ہیں جو براہ راست نصاب سے تعلق رکھتی ہیں۔ جیسے: جماعت میں دیا جانے والے کام، گھر کا کام اور امتحان وغیرہ سب نصابی سرگرمیاں ہیں۔	ایسی سرگرمیاں طلباء کی بھیہ گیر اور ہمہ جہت نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ ایسی سرگرمیاں ہوتی ہیں جو براہ راست مجوزہ نصاب سے تعلق نہیں رکھتی۔

Q. No. 2 Part (ix) سوال نمبر 2 جز (ix)

مدرسہ کا اندرونی ماحول:-

مدرسہ کا اندرونی ماحول

مدرسہ میں موجود چیزوں کے متعلق ہوتا ہے۔ مدرسہ کے اردگرد کے حالات، واقعات اور سرگرمیاں سب مدرسہ کا اندرونی ماحول کہلاتی ہیں۔ اس کے اہم اجزاء کے نام درج ذیل ہیں:-

"اندرونی ماحول کے اجزاء":-

1- مدرسہ کی عمارت
2- مدرسہ میں موجود انسانی وسائل
3- مدرسہ میں موجود سہولتیں

یہ مدرسہ کے اندرونی ماحول کے تین اجزاء کے نام ہیں۔

Q. No. 2 Part (x) سوال نمبر 2 جز (x)

نصاب:-

"نصاب ان تمام سرگرمیوں، تجربات، رجحانات، تخصیصات، علوم، فنون اور معلومات کا مجموعہ ہوتا ہے جس کے ذریعے مدرسہ میں طلباء کی ذہنی، جسمانی، معاشرتی اور اخلاق کی شخصیت و کردار کی تعمیر ہوتی ہے۔"

"نصاب کے اجزاء":-

نصاب کے مندرجہ ذیل چار اجزاء ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:-

1- مقاصد نصاب
2- تدریسی مواد
3- تدریسی حکمتِ عملی
4- جائزہ

Q. No. 2 Part (xi) سوال نمبر 2 جز (xi)

ہم نصابی سرگرمیاں:

ہم نصابی سرگرمیاں ایسی سرگرمیاں ہوتی ہیں جن کا ذکر براہ راست نصاب کی دستاویزات میں موجود نہیں ہوتا۔ لیکن یہ طلبہ کی ہمہ گیر اور ہمہ جہت نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ہم نصابی سرگرمیاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1- کلب اور سوسائٹیاں
2- تعلیمی و تفریحی سیر و سفر
3- معلومات جمع کرنا اور تقریری مقابلہ

اس طرح کی بے شمار ہم نصابی سرگرمیاں ہوتی ہیں جن کا مختلف اوقات میں انعقاد کیا جاتا ہے۔

Q. No. 2 Part (xii) سوال نمبر 2 جز (xii)

تعلیمی و تدریسی مسائل: بچوں کو مدرسے میں داخل ہوتے ہیں بہت سے تعلیمی و تدریسی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جیسے کہ ان کی مثالیں درج ذیل ہیں:

زبان پر نامناسب عبور: کچھ مسائل کا تعلق بچوں کے تعلم کے عمل سے ہوتا ہے۔ بچے کسی خاص زبان پر عبور حاصل نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے انہیں اس زبان کو سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے اور وہ تعلیمی کارکردگی میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ہر بچے کے گھر میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں جیسے کہ بعض بچے مادری زبان بولتے اور سمجھتے ہیں اس لیے مدرسے میں انہیں انگریزی اور اردو سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔

ذاتی معذوری: بعض بچے ذاتی مجبوریوں اور معذوریوں کی وجہ سے تعلیمی کارکردگی میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ کچھ بچوں کے معاشی حالات اچھے نہیں ہوتے تو ان کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعض بچے جسمانی یا ذہنی طور پر معذور ہوتے ہیں اس وجہ سے انہیں تعلیمی مسائل پیش آتے ہیں۔

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر 3 (صفحہ 1)

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

رکھتے ہیں۔ اس لیے حکومت مختلف سطح پر سرکاری اور پرائیویٹ ادارے قائم کر رہی ہے جو میڈیکل کی تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ نرسنگ اور دوسرے عملے کے کام کے لوگ بھی جو کام کرتے ہیں ان کے لیے بھی ادارے قائم کیے جا چکے ہیں تاکہ اس شعبہ کو مزید ترقی کی راہ پر چلایا جا سکے۔

انجینئرنگ کی تعلیم

صنعتی ترقی کے لیے انجینئرنگ کی تعلیم انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ آج کے دور میں علم تیزی سے بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے معلومات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ انجینئرنگ کی تعلیم کے حصول کے لیے کم از کم قابلیت ایف۔ ایس۔ سی ہے۔ جس کی تکمیل کے لیے چار سال درکار ہوتے ہیں۔

انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کرنے والا وہ فرد اس شعبہ کا ماہر ہو جاتا ہے کیونکہ انجینئرنگ کی تعلیم کا شمار پیشہ ورانہ تعلیم میں ہوتا ہے۔ اس طرح وہ فرد اس شعبہ کا ماہر ہے کر ملک و قوم کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کرنے والے افراد ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرتے ہیں۔

انجینئرنگ کی تعلیم کے حصول کے لیے کم از کم قابلیت ایف۔ ایس۔ سی ہے۔ اس کی تکمیل کے لیے چار سال درکار ہوتے ہیں۔ انجینئرنگ سکول، انجینئرنگ یونیورسٹیاں، کالج، سول، مکینیکل جیسے شعبے بھی انجینئرنگ کی تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔ مختلف جگہ پر کالج، یونیورسٹیاں اور ادارے موجود ہیں جہاں انجینئرنگ کی تعلیم فراہم کی جا رہی ہے۔

Q. No. 3 (Page 3) سوال نمبر 3 (صفحہ 3)

میڈیکل اور انجینئرنگ کی تعلیم

میڈیکل کی تعلیم اور انجینئرنگ کی تعلیم کا شمار پیشہ ورانہ تعلیم میں کیا جاتا ہے۔ آج کے دور میں ان کی بہت زیادہ مانگ ہے۔ ملک و قوم کی ترقی کے لیے دونوں شعبہ جات کی تعلیم نہایت اہم ہے۔ میڈیکل اور انجینئرنگ کی تعلیم میں پاکستان کی تمام تر تعلیمی پالیسیاں شامل ہوتی ہیں۔ میڈیکل اور انجینئرنگ کی تعلیم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

میڈیکل کی تعلیم:۔

صحت اور جان کو ہر ملک میں اہمیت دی جاتی ہے۔ ہر انسان کو اپنی زندگی میں علاج کی ضرورت پیش آتی ہے۔ انسانی صحت کو قائم رکھنے کے لیے میڈیکل کی تعلیم انتہائی ضروری ہے۔ میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے اچھے تعلیمی ادارے اور یونیورسٹیاں موجود ہیں۔ میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے گریجویشن کے بعد انٹری ٹیسٹ کے ذریعے داخلہ ملتا ہے۔

میڈیکل کی تعلیم کے مختلف ادارے موجود ہیں جہاں ڈاکٹریٹ تک تعلیم فراہم کی جارہی ہے۔ میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ فرد اس شعبہ کا ماہر ہو جاتا ہے اور ملک و قوم کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ میڈیکل کی تعلیم کے حصول اور تکمیل کے بعد وہ فرد اس شعبہ میں ماہر ہو جاتا ہے اور اس طرح ہزاروں لوگوں کی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے اور ملک ترقی پاتا ہے۔

میڈیکل کی تعلیم ایک ضروری حصہ ہے۔ میڈیکل کے ماہر فرد ہی صرف انسانی جان اور صحت کے بارے میں معلومات

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ 1)

اہمیت:

ثانوی تعلیم ابتدائی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے درمیان پل کا کام کرتی ہے۔ ثانوی تعلیم حاصل کرنے والے اعلیٰ تعلیم یا پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ مزید تعلیم جاری نہ رکھنے والوں کے لیے یہ بذاتِ خود ایک منزل کی اہمیت رکھتی ہے۔

باقی مدارج کے مقابلے میں اس درجے میں مضامین کے زیادہ گروپ موجود ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس درجے میں طلبہ کسی پیشہ ورانہ شعبہ کو اختیار کرنے کے لیے کسی مضمون کا انتخاب کرتے ہیں۔ کسی بھی شعبہ کو اختیار کر کے بہتر روزی کمانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

تعلیم کے یہ مدارج تعلیم کے حصول کی اہمیت کو بیان کرتے ہیں۔

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

اہمیت:-

کسی بھی ملک کے لیے ابتدائی تعلیم نظام تعلیم کی بنیاد ہوتی ہے۔ ابتدائی تعلیم کو شرح خواندگی میں اضافے کے لیے اہم سمجھا جاتا ہے۔ امریکہ میں ثانوی تعلیم یعنی بارھویں جماعت تک کی تعلیم کو ابتدائی تعلیم کہا جاتا ہے اور اسے شرح خواندگی میں اضافے کے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ پاکستان میں ابتدائی تعلیم یعنی آٹھویں جماعت تک کی تعلیم کو شرح خواندگی میں اضافے کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ قوم کی ترقی، اتحاد اور یکجہتی کے لیے ابتدائی تعلیم انتہائی اہم ہے ہر ملک اپنے بچوں پر کثیر سرمایہ خرچ کرتا ہے۔

باقی تمام درجوں کے مقابلے میں اس درجے میں طلباء کی تعداد سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ بچے اس عمر میں عادات اور رویے سیکھتے ہیں۔ وہ استاد کو انسانی کردار کا بہترین نمونہ سمجھتے ہیں۔ اس لیے اس درجے کے استاد کا بہتر ہونا بہت ضروری ہے۔

ثانوی تعلیم:-

نویں سے بارھویں جماعت تک کی تعلیم کو ثانوی تعلیم کہا جاتا ہے۔ اس کی تکمیل کے لیے چار سال درکار ہوتے ہیں۔ بعض پاکستانی سکول میں نویں اور بارھویں جماعت شامل کرنے سے پہلی سے آٹھویں جماعت تک کے ابتدائی حصے کو الگ کر دیا جاتا ہے اور نویں سے بارھویں جماعت تک کے حصے کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ اسی سکیم کے تحت چلنے والے سکولوں کو ہائر سیکنڈری ایجوکیشن کہا جاتا ہے۔ ثانوی تعلیم حاصل کرنے کے لیے ایسے سکولوں میں داخلہ لیا جا سکتا ہے۔

Q. No. 4 (Page 3) سوال نمبر 4 (صفحہ 3)

تعلیم کے مدارج :-

تعلیم کی وسعت کے لحاظ سے ماہرین تعلیم نے تعلیم کو مختلف مدارج میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ طلبہ کو تعلیم حاصل کرنے میں آسانی پیدا ہو۔ تعلیم کو مختلف درجات میں تقسیم کر کے ہمیں اس کی ضرورت، افادیت اور معلومات کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ ماہرین تعلیم نے تعلیم کو مندرجہ ذیل تین مدارج میں تقسیم کیا ہے۔

1- ابتدائی تعلیم 2- ثانوی تعلیم
3- اعلیٰ تعلیم

ماہرین تعلیم نے تعلیم کے مندرجہ بالا تین مدارج متعارف کروائے ہیں۔ ہر ایک اپنی خصوصی اہمیت رکھتا ہے ان میں سے دو کی تفصیل ذیل میں ہے :-

1- ابتدائی تعلیم :-

پہلی سے آٹھویں جماعت تک کی تعلیم کو ایلیمنٹری یا ابتدائی تعلیم کہا جاتا ہے۔ اس کی تکمیل کے لیے سکول میں داخلے کے بعد آٹھ سال درکار ہوتے ہیں۔ پاکستان میں ابھی بھی بہت سے سکول پانچویں جماعت تک ہیں جنھیں پرائمری سکول کہا جاتا ہے۔ پاکستان کی موجودہ تعلیمی پالیسی کے مطابق پانچ سال والے پرائمری سکولوں کو آٹھ سال والے ابتدائی تعلیم کے سکولوں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ ابتدائی تعلیم کسی بھی ملک کے لیے بنیاد ہوتی ہے۔ بعض جگہوں پر پہلی سے پانچویں جماعت تک کی تعلیم فراہم کرنے کے لیے مسجدیں سکول کا کام کر رہی ہیں۔

Q. No. 5 (Page 1) سوال نمبر 5 (صفحہ 1)

منفی سوچ:

بعض بچوں کے دماغ میں لوگوں کے بارے میں غلط معلومات اور منفی سوچ ڈالی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے بچہ اس کے متعلق نفرت کے جذبات ظاہر کرتا ہے۔ اسے اس شخص سے نفرت محسوس ہوتی ہے اور وہ نفرت کرتا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا معاشرتی مسئلہ ہے۔

عدم مطابقت:

بعض صورتوں میں خاندان بچے کے لیے مطابقت کا باعث بنتا ہے۔ مگر خاندان میں اچھے تعلقات نہ ہوں تو بچے دوسروں کے ساتھ گلی، محلے میں تعلقات قائم نہیں کر سکے گا۔

اس طرح کے بے شمار معاشرتی مسائل ہوتے ہیں جو فرد یا بچوں کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ رہنمائی اور مشاورت کے ذریعے ان کے اس مسئلہ کو حل کرنے میں مدد فراہم کی جا سکتی ہے۔

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

وہ اپنی تعلیمی کارکردگی میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

ذاتی معذوری / مجبوری ہے۔

بعض بچے اپنی ذاتی مجبوریوں اور معذوریوں کی بنا پر تعلیمی پروگرام جاری نہیں رکھ سکتے۔ جیسے کچھ بچے گھر سے معاشی حالات کی مجبوری کی بنا پر باقی بچوں کے مقابلے میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ بعض بچے اپنی کسی خاص معذوری یا بیماری کی وجہ سے باقاعدہ تعلیمی پروگرام جاری نہیں رکھ پاتے۔

اس طرح کے بے شمار مسائل و مشکلات ہوتے ہیں جو بچوں کو پیش آ سکتے ہیں۔ رہنمائی اور مشاورت کے عمل کے ذریعے طلبہ کے اس مسئلہ کو حل کر کے انہیں مدد فراہم کی جا سکتی ہے۔

معاشرتی مسائل ہے۔

معاشرتی مسائل کا تعلق فرد اور بچے کے معاشرے سے تعلقات سے ہوتا ہے۔ بچہ یہ تعلقات گھر سے سیکھتا ہے۔ بچے یا فرد کو بہت سے معاشرتی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جیسے کہ

لڑائی جھگڑے ہے۔

ہو سکتا ہے بچے کو گھر میں مناسب توجہ نہ ملتی ہو۔ گھر کے لوگوں کا رویہ اس کے ساتھ اچھا نہ ہو۔ والدین آپس میں لڑتے جھگڑتے ہوں۔ لہٰذا بچہ بھی لڑتا جھگڑتا رہے گا۔ وہ بہتر معاشرتی تعلقات قائم نہیں کر سکے گا۔ اسی ابتدا ہی بری صحبت ملی ہوگی۔

Q. No. 5 (Page 3) سوال نمبر 5 (صفحہ 3)

تعلیمی و تدریسی مسائل:

مدرسے میں داخل ہوتے ہی طلبہ کو بہت سے تعلیمی و تدریسی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ طلبہ کے یہ مسائل مختلف قسم کے ہوتے ہیں جیسے کہ:

زبان پر نامناسب عبور:

ان میں سے بعض کا تعلق تعلیم کے عمل سے ہوتا ہے۔ وہ کسی زبان پر مناسب عبور نہیں رکھتے کیونکہ ان کے گھر میں ان کی مادری زبان جیسے (اردو، پشتو، پنجابی، سندھی) وغیرہ بولی جاتی ہے جس کی وجہ سے جب وہ سکول میں داخل ہوتے ہیں تو ان کو مدرسے کی زبان کو سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے انھیں اپنی مادری زبان ہی کی سمجھ بوجھ ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ مسائل و مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان کی تعلیمی کارکردگی پیچھے رہ جاتی ہے۔

منتخب کیے گئے مضامین:

اگلی جماعتوں میں جو مضامین ان کے لیے منتخب کیے گئے ہوتے ہیں وہ ان کی ذہنی استعداد، صلاحیت اور دلچسپی کے مطابق نہیں ہوتے اس لیے انھیں اپنی تعلیمی کارکردگی جاری رکھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ وہ ان مضامین میں دلچسپی نہ لیں گے تو ان کی کارکردگی خراب ہو جائے گی اور انھیں مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اساتذہ کے سلوک:

بعض اوقات بچے اساتذہ کے سلوک اور سخت گیرانہ رویے کی وجہ سے کسی مضمون میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ وہ اساتذہ کا سامنا کرنے سے ڈرتے ہیں اور ڈر کے وجہ سے ان سے اپنے مسائل کا حل نہیں پوچھتے جس کی وجہ سے